فقہی سین جیم

فقہی سین جیم میں مختلف علماء کرام ومفتیان عظام کے جولبات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس بار خیار بلوغ اور تنسیخ نکاح کے حق کے سلسلہ میں مولانا محمد اسماعیل نورانی اور جرابوں پر مسح کے سلسلہ میں اہلِ حدیث عالم مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کا فتوی، بعض دیگر علماء کی تصدیقات کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ (مجلسِ ادارت)

خیار بلوغ اور تنسیخ نکاح کا حق

س: سرحد کی عدالت میں ایک لڑکی کی طرف سے تنسیخ نکاح کے لئے خیار بلوغ کا حق استعمال کرتے ہوئے درخواست داخل کی گئی۔ عدالت نے یکطرفہ گواہوں کے بیان کی روشنی میں تنسیخ نکاح کا حکم جاری کیا۔ اس سوال کی تفصیل ہمراہ ہے۔ اسی کی روشنی میں قرآن وحدیث کے حوالے سے جواب عنایت فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں۔

ج: اصل سوال کے جواب سے قبل چند اصول سمجھنا ضروری ہے:

- نکاح کی ولایت اوّلاً اُن مردوں کو حاصل ہے جو عصبہ بنفسہٖ کہلاتے ہیں۔ اور وہ بالترتیب بیٹا، باپ، بھائی اور چچا ہیں۔ اگر یہ اور ان کے اُصول وفروع موجود نہ ہوں تو پھر ولایت درج ذیل عورتوں کو حاصل ہوگی۔ ۱۔ ماں پھر دادی پھر نانی۔
۲۔ بیٹی پھر پوتی پھر نواسی۔ ۳۔ اگر یہ نہ ہوں تو نانا پھر سگی بہن پھر سوتیلی۔
۴۔ اگر یہ بھی نہ ہوں تو بالترتیب ان کی اولاد۔

۵۔ اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھوپھی، پھر ماموں، پھر خالہ، پھر چچا زاد بہن پھر بالترتیب ان کی اولاد۔

- دوسرا اصول یہ سمجھنا چاہئے کہ جن مردوں کو ولایتِ نکاح حاصل ہے ان میں سے کسی ایک کے بھی موجود ہوتے ہوئے کوئی عورت (ماں نانی وغیرہا) تصرف کا حق نہیں رکھتی۔ اگر ایسی صورت میں وہ تصرف کریگی تو یہ نکاح فضولی ہوگا اور اصل ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر اس نے اجازت دے دی تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۵۴۰)

الاصل ان القولَ قول الامین ☆ بنیادی طور پر امین کا قول ہی معتبر ہوتا ہے

- تیسرا اصول یہ سمجھنا چاہئے کہ نابالغہ کا نکاح کرانے والا باپ دادا کے علاوہ کوئی اور ہوتو نابالغہ کو بالغ ہوتے ہی فسخ نکاح کا حق حاصل ہوگا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، ۴/۱۲۹) یعنی جب کہ لڑکی بالغ ہوتے ہی کسی کو گواہ بنائے کہ میں نے اس نکاح کو فسخ کر دیا، مجھے ناپسند ہے یا اور کوئی ایسی بات جس سے عدم رضا ثابت ہوتی ہو۔ اگر لڑکی نے بلوغت کے بعد ایک لمحہ بھی بے عذر خاموشی اختیار کی یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہوئی تو اب وہ نکاح لازم ہوگا۔ (ہدایہ اوّلین، ص ۳۱۷، فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۵۴۰)

مذکورہ اصول کی روشنی میں پوچھے گئے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب مدعیہ کا چچا موجود ہے تو نانی کو نکاح کرانے کا شرعاً کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ اس کے باوجود نانی نے مدعیہ کا (بحالت نابالغی) نکاح کر دیا۔ لہٰذا شرعی نقطہ نظر سے یہ نکاح چچا کی اجازت پر موقوف تھا۔ اگر انہوں نے مدعیہ کے نکاح کو درست قرار دیا تھا تو یہ نکاح درست ہوگیا اور اگر انہوں نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا تو شرعاً یہ نکاح صحیح نہ ہوا۔

بہر صورت چونکہ یہ نکاح باپ یا دادا کا کرایا ہوا نہیں ہے اس لئے ذکر کردہ اصول کے مطابق مدعیہ نابالغہ کو بالغ ہوتے ہی فسخ نکاح کا حق حاصل تھا۔ بشرطیکہ قانونی اور شرعی اعتبار سے اس کا نابالغ ہونا ثابت ہو جائے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں مدعیہ نابالغہ نے اگر بالغ ہوتے ہی بغیر کسی عذر کے فی الفور نکاح کو رد نہیں کیا بلکہ کچھ لمحات گزار کر نکاح کو فسخ کیا تو شرعاً یہ فسخ درست نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے فی الفور نکاح کو رد نہ کر سکی اور عذر کے زائل ہونے کے بعد فسخ نکاح کا دعویٰ کر دیا تو شرعاً نکاح فسخ ہو جائے گا۔

خلاصۂ کلام یہ کہ صورتِ مسئولہ میں چونکہ مدعیہ کا نکاح اس کی نانی نے کرایا تھا لہٰذا مدعیہ کو بالغ ہوتے ہی فی الفور نکاح کو فسخ کرنے کا حق حاصل تھا۔ سو اگر مدعیہ نے بالغ ہوتے ہی کسی کو گواہ بنا کر نکاح کو فسخ کیا ہے تو قاضی کے حکم کے مطابق فسخ نکاح درست ہے اور اگر مدعیہ نے فسخ نکاح کا دعویٰ اپنے بالغ ہونے کے ساتھ فی الفور نہیں کیا تھا تو یہ نکاح لازم ہوگیا اور قاضی کا فسخ نکاح درست نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد ۲، ص ۴۹۴، در مختار مع رد المحتار، جلد ۴، ص ۱۲۹، ۱۳۰، البحر الرائق، جلد ۳، ص ۱۲۰، فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۱، ص ۵۲۱، بہارِ شریعت، حصہ ہفتم، ص ۲۶)

فتویٰ عدم جواز مسح جراب

یہ فتویٰ میں نے اقامت دہلی کے ایام میں ۱۳۰۸ھ میں پیشوائے اہل حدیث مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے کرایا تھا، جس کو ان کے فرزند سید شریف حسین صاحب نے لکھا تھا اور انہوں نے اس پر اپنی مہر کر دی تھی۔ تیسری مہر ان کے شاگرد مولوی محمد تلطف حسین صاحب کی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد دوسرا فتویٰ ان کے صاحبزادے شریف حسین صاحب کا ہے۔ اس پر ان کی مہر اور اسی شاگرد کی ہے۔ علماء احناف کی تصدیق نہیں کرائی تھی کہ حنفیہ سب اس پر متفق ہیں کہ ان جرابوں پر جو سوتی یا پشمینی ہوتی ہیں مسح جائز نہیں۔

اب بعض احباب کی سفارش سے یہ فتویٰ اس رسالہ کے آخر میں طبع کرایا جاتا ہے۔ کیونکہ پنجاب کے بعض اہل حدیث جرابوں پر مسح کرتے ہیں اور ان کے دیکھا دیکھی بعض جاہل حنفی بھی شاید کرتے ہوں۔ اب بعض علماء احناف کے بھی دستخط کرا دیئے ہیں۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سوتی یا پشمینی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب: درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہئے کہ سوتی یا پشمینے کے جرابوں پر شرعاً مسح کرنا جائز نہیں۔ اس واسطے کہ وہ تخنین نہیں اور جو چیز تخنین نہ ہو اس پر مسح درست نہیں ہے۔

عن المغيرة بن شعبة قال توضأ النبي ﷺ و مسح على الجوربين و النعلين۔ قال أبو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح ۔ و هو قول غير واحد من أهل العلم و به يقول سفيان الثوري و ابن المبارك و الشافعي و أحمد و اسحٰق قالوا يمسح على الجوربين و ان لم يكن منعلين اذا كانا ثخينين۔ انتهى ما في الترمذي و غيره من كتب الحديث۔ و الله أعلم بالصواب۔

حررہ السید شریف حسین عفی عنہ

الثقلین محمد تلطف حسین　　سید محمد نذیر حسین　　زشرف سید کونین

خادم شریعت رسول ﷺ　　شد شریف حسین

هذا الجواب صحيح و المجيب نجيح

الراقم

خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ

امام وخطیب ومفتی مسجد طلائی۔ لاہور

الجواب صحيح............احمد علی عفی عنہ

مدرس مدرسہ اسلامیہ وخطیب مسجد شاہی۔ لاہور

هذا الجواب صحيح............محمد عبدالستار عفی عنہ

مفتی مسجد شاہی۔ لاہور